رسائل و مسائل

خانقاہ کو مرکز ہدایت بنایئے

میں ایک صوفی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے والد صاحب تصوف میں سلسلہ قادریہ' نقشبندیہ سے منسلک تھے۔ اپنی خانقاہ میں بندگان خدا کو تزکیہ نفس کی طرف دعوت دیتے رہے۔ ۱۹۸۷ میں ان کی وفات ہوئی۔ مریدوں نے سلسلے کو جاری رکھنے کے لیے ان کو یہاں دفن کرنا چاہا تاکہ مزار بنایا جائے اور مجھے روایتی گدی نشین ہونے کو کہا۔ میرا تعلق اس وقت اسلامی جمعیت طلبہ سے تھا اور مجھے خانقاہی تصوف سے اتفاق نہیں تھا۔ مریدوں کے بے حد اصرار کے باوجود والد صاحب کے جسد خاکی کو آبائی علاقے (دیر) میں دفن کیا گیا۔ تاہم اس کے باوجود بھی مریدوں نے مجھے سجادہ نشین تسلیم کیا۔ کچھ مدت تک تو اس سلسلے کو چلاتا رہا۔ مگر جب بھی تنہائی میں سوچتا تھا تو میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا۔ چنانچہ اس سلسلے کو خیرباد کہہ دیا۔ لیکن میرے بعد بھی ہماری اس خانقاہ میں عقیدت مند اس سلسلے کو چلاتے رہے۔ کچھ احباب نے مجھے مشورہ دیا کہ اس طرح دور رہ کر آپ خود تو مطمئن ہو جائیں گے مگر ان لوگوں کو اصلاح کی طرف کون لائے گا؟ چنانچہ اسی وجہ سے ۱۹۹۵ سے میں نے باقاعدہ اپنی خانقاہ کو سنبھالا اور ذکر و فکر کی ان مجلسوں کو اب درس قرآن و حدیث کے حلقے میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں' تاہم اس کے باوجود مرید والد صاحب کا عرس باقاعدہ مناتے ہیں۔ جب سے میں آیا ہوں تب سے وہ خرافات جو ان عرسوں' میلوں میں ہوتے ہیں' نہیں ہیں۔ صرف قرآن خوانی اور نعت خوانی کے علاوہ علما کی تقریروں کے بعد محفل ذکر اور آخر میں اجتماعی دعا ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں چند سوالات کا تسلی بخش جواب چاہتا ہوں:

۱۔ کیا تصوف کے اس سلسلہ قادریہ' نقشبندیہ' سہروردیہ' چشتیہ وغیرہ کو باقاعدہ جاری رکھنا کوئی دینی خدمت ہے؟ کیا یہ جدوجہد دین الٰہی کی جدوجہد کے متبادل کے طور پر جائز ہے؟

۲۔ عرس و ختم پر جمع ہونے والی رقم کی کیا حیثیت ہے؟ اس کے علاوہ بھی مریدین نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ میرے اصرار کے باوجود وہ ہدیے کے طور پر دیتے ہیں جبکہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی نذرانہ ہے مگر میری وجہ سے وہ ہدیہ کرتے ہیں۔ کیا یہ لینا میرے لیے جائز ہے؟

۳۔ عقیدت مند روحانی و جسمانی بیماریوں کے سلسلے میں' دم تعویذ کے لیے رجوع کرتے ہیں۔ قرآن و سنت

کہاں تک اس کی اجازت دیتا ہے؟

۴- واضح رہے کہ اس میں مستورات کے بھی مسائل ہوتے ہیں۔ کیا غیر عورت سے اس قسم کی گفتگو کرنا (شادی، بیاہ، پسند، ناپسند وغیرہ کے مسائل) جائز ہے؟

۵- مرید ایک خاص قسم کے اوراد کی اجازت، ریاضت کے لیے طلب کرتے ہیں، مثلاً حزب البحر، ختم خواجگان، درود تاج اور اس قسم کے دوسرے اوراد جن کے بارے میں میرے علم کے مطابق قرآن و سنت سے کوئی واضح ثبوت نہیں ملا۔ یہ اوراد و اشغال کرنا یا ان کی اجازت دینا کہاں تک درست ہے؟

۶- میں شادی شدہ ہوں اور چار بچے ہیں۔ میری یہ خاندانی شادی ہے۔ مادری زبان پشتو اور لوگوں کے ان پڑھ ہونے کی وجہ سے یہاں بڑے مسائل ہیں جبکہ اس سلسلے میں زیادہ تعلق مردوں کے ساتھ عورتوں سے بھی رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان مرید عورتوں کی تربیت و اصلاح کے لیے تعلیم یافتہ خاتون سے دوسری شادی کر لوں۔ کیا اسی نیت سے ایسا کرنا جائز ہے جبکہ اس کے علاوہ اور کوئی شرعی ضرورت نہیں؟ کیا اس کے لیے پہلی بیوی سے اجازت شرط ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں جن کا میں مدت سے ذہنی خلجان محسوس کرتا ہوں۔ قرآن و سنت اور سیرت طیبہؐ کی روشنی میں جواب دیں۔

آپ کے خیالات گراں قدر اور وقیع ہیں اور ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ آپ کتاب و سنت کی روشنی میں سوچ بچار کرنے اور شرعی حدود و احکام معلوم کر کے ان کے مطابق چلنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے اور آپ کے ذریعے مسلمانوں کو رشد و ہدایت کا فیض پہنچائے۔ آمین! آپ کے سوالات کا جواب حسب ذیل ہے:

۱- آپ خانقاہی نظام کو شرعی حدود کے مطابق چلائیں۔

۲- قرآن و سنت کا وسیع مطالعہ کریں اور اس کی روشنی میں خلق خدا کی راہنمائی فرمائیں۔

۳- سیرت النبیؐ، سیرت صحابہ، سلف صالحین، ائمہ مجتہدین اور بزرگان دین کے سچے اور صحیح واقعات کا مطالعہ کر کے متعلقین کو ان سے فیض یاب کریں۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اقامت دین کی جو جدوجہد شروع کی ہے، وہ اس دور میں قرب الٰہی کا اصل ذریعہ ہے کہ یہ وقت کا تقاضا ہے، یعنی اولیں فرض یہ ہے کہ مسلمان حکومت الٰہیہ قائم کریں اور اسلامی نظام نافذ کرائیں۔ جو اس جدوجہد کا تارک ہے، اسے محض ذکر و اذکار اور اوراد و وظائف سے قرب الٰہی نہیں مل سکتا اور جو یہ کام کرتا ہے، اس کے لیے قرآن پاک کی تلاوت، مسنون دعائیں، اذکار مسنونہ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک نوجوان اور خوب صورت انسان کا صاف ستھرے اجلے کپڑے پہننا اور تیل کنگھی اور خوشبو لگا کر جسم کو خوبصورت بنانا۔ لیکن جو فریضہ وقت کا تارک

ہو، اس کے لیے اوراد و اذکار اور اشغال کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ٹی بی کے مریض کو خوب صورت اور اجلے کپڑے پہنانا اور تیل سرمہ لگا کر کنگھی کر کے بناؤ سنگھار کرنا۔

۴- آپ مروجہ طریقوں سے ہٹ کر اپنے مریدین کے لیے درس قرآن، درس حدیث، مطالعہ لٹریچر، درس سیرت، بزرگان دین کے حالات پر مشتمل تقاریر اور مواعظ کے پروگرام رکھیں۔

۵- پھر تلاوت قرآن اور اذکار مسنونہ کو معمول بنائیں۔ حزب البحر کا معمول درست ہے۔ اس میں مسنون اذکار ہیں۔

۶- والد صاحب کی یاد میں جلسہ ضرور کریں لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے عرس کا نام دے کر وفات کی مقررہ تاریخ پر نہ کریں، آگے پیچھے کر لیا کریں۔ عرس کا نام رکھنا چاہیں تو اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں ہونی چاہیے۔ شرکیہ باتیں اور بدعات کا ارتکاب نہیں ہونا چاہیے۔

۷- دم کرنا اور تعویذ لکھ کر دینا جائز ہے۔ آپ نذرانے نہ وصول کریں۔ ہدیہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن صرف نام کی تبدیلی کافی نہیں ہے۔ اس لیے آپ اسے "اعانت" اور "عطیات" کے نام سے وصول کریں اور مہمانوں کی میزبانی اور دروس قرآن و حدیث کے اخراجات ان سے پورے کریں۔ لوگوں کو کہہ دیں کہ وہ زکوۃ و صدقات نہ دیں بلکہ عطیات دیں۔

۸- مستورات سے بقدر ضرورت گفتگو ہو تو وہ بھی پردے کے پیچھے اور ان کو ایسے کاموں کا ذکر کرنے سے منع کر دیں جن سے جنسی جذبات ابھرتے ہوں۔ صرف اوراد اور وظائف کی تعلیم دیں۔ تلاوت قرآن اور اذکار مسنونہ اور اوراد کو معمول بنانا اور لوگوں کو کسی ایک معمول کا مشورہ دینا جائز ہے۔ لیکن اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ انتظامی چیز ہے اس میں شرعاً کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ لیکن جس طرح دفتری کاموں کے لیے ملازمین اپنا نظام الاوقات بنا سکتے ہیں، کسان زراعت کے لیے ایک پروگرام ترتیب دے سکتا ہے، اسی طرح آپ اپنے مریدین کو کوئی معمول دے سکتے ہیں تاکہ وہ اس کے مطابق تلاوت اور ذکر و اذکار کریں اور اس طرح سے ان کے روحانی اثرات ان کی زندگیوں میں مرتب ہوں۔

۹- آپ نئی شادی کرنا چاہتے ہیں تو اپنی بیوی کے مشورے سے ایسا کریں تاکہ آپ کے لیے کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اپنی سابقہ رفیقہ حیات کے جذبات اور مشورے کا خیال رکھنا اور اس کی رضامندی سے قدم بڑھانا اچھی بات ہے کہ اسلام میں وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کی تلقین ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ آپ جماعت اسلامی کے مشن کے لیے خانقاہ کو ذریعہ بنا سکیں۔ (مولانا عبدالمالک)